کتابچہ
نمبر 5

عظمتِ سادات

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی شہرہ آفاق کتاب

فضائلِ صحابہ رضی اللہ عنہم

سے ماخوذ

سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ

کے فضائل و مناقب

مُرتّب : سید محمد حسن شاہ چشتی قادری
(صوبائی جنرل سیکرٹری تحریک اتحاد بین السادات پاکستان)
زیرِ نگرانی : مفتی سید نجیب اللہ آغا صاحب دامت برکاتہ
پیشکش : سید الطاف حسین شاہ چشتی دوپاسی
(چیر مین تحریک اتحاد بین السادات پاکستان)
https://www.youtube.com/@Haq.Dopasi
haq.dopasi.786@gmail.com
Contact No. 0301-2115588 0311-2115588

تحریکِ اتحاد بین السادات پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام احمد بن حنبلؒ کا تعارف

نام و نسب

ابو عبداللہ بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد بن ادریس بن عبداللہ بن حیان بن عبداللہ بن انس بن عوف بن قاسط بن مازن بن شیبان بن ذہل بن ثعلبۃ بن عکابۃ بن صعب بن علی بن بکر وائل الذہلی الشیبانی المروزی ثم البغدادی۔

پیدائش

ربیع الاول ۱۶۴ ہجری۔

اساتذہ

حماد بن زید، ابراہیم بن سعد ہشیم بن بشیر، عباد بن عباد مہلبی معتمر بن سلیمان تیمی سفیان بن عیینہ ہلالی، ایوب بن نجار، یحییٰ بن ابی زائد، عمار بن محمد ثوری، یوسف بن ماجشون، جریر بن عبدالحمید، عباد بن عوام، ابو بکر بن عیاش، عبداللہ بن ادریس، مروان بن معاویہ مخلد بن حرانی، حفص بن غیاث، وکیع بن جراح، ب یحییٰ بن سعید قطان، محمد بن ادریس شافی، عبدالرزاق صنعانی، قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ۔

تلامذہ

محمد بن اسمعیل بخاری، ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری، امام ابوداؤد سجستانی، امام ترمذی، امام ابن ماجہ، عبداللہ بن احمد علی بن مدینی، احمد بن ابراہیم دورقی، احمد بن فرات، حسن بن محمد زعفرانی سلمہ بن شبیب، ابو قلابہ رقاشی، احمد بن ابی خیثمہ، موسیٰ بن ہارون، ابراہیم بن ہانی حسین بن اسحاق تستری، ابراہیم بن محمد بن حارث اصبہانی۔

توصیف و ستائش

امام ابن حبانؒ فرماتے ہیں:

وكان حافظا متقنا ورعا فقها لأزما للورع الخفى مواظبا على العبادة الدائمة به أغاث الله جل وعلا أمة محمد صلى الله عليه وسلم وذاك أنه ثبت في المحنة وبذل نفسه الله عز و جل حتى ضرب بالسياط للقتل فعصمه الله عن **الكفر** وجعله علما يقتدى به وملجأ يلتحى إليه

آپؒ(امام احمد بن حنبل) ثقہ حافظ، نیک (اور) فقیہ تھے۔ خفیہ پرہیز گاری اور دائمی عبادت کا اہتمام کرنے والے تھے۔ اُن کے ذریعے سے اللہ تعالی نے امت محمدیہ ﷺ کی مدد فرمائی۔ کیونکہ وہ آزمائش میں ثابت قدم رہے اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے لیے وقف کر دیا اور شہادت کے لیے تیار ہو گئے۔ آپ کو کوڑے مارے گئے۔ اللہ نے آپ کو کفر سے بچالیا اور قابل اقتدا نشان بنایا۔ آپ ایسی پناہ تھے کہ لوگ آپ کے پاس پناہ لیتے تھے۔

(الثقات ابن حبان: ۱۸/۸، ۱۹)

امام ابو حاتم رازیؒ فرماتے ہیں:

هو امام و هو حجة

آپ امام اور (روایت حدیث میں) حجت تھے۔

(الجرح والتعدیل لابن أبي حاتم الرازی: ۲/ ۷۰، وسندہ صحیح)

امام قتیبہ بن سعید المانہ فرماتے ہیں:

احمد بن حنبل امام الدنيا

امام احمد بن حنبل پوری دنیا کے امام ہیں۔

(الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم الرازی: ۲۹۵/۱، 69/۲/، وسندہ صحیح)

امام ابو عبید قاسم بن سلامؒ نے فرمایا:

انتهى العلم الى اربعة احمد بن حنبل و على بن المدينى ويحيى بن معين و ابى بكر بن أبي شيبة و كان احمد افقههم

چار آدمیوں پر علم کی انتہا ہے، احمد بن حنبل، علی بن مدینی، یحییٰ بن معین اور ابو بکر بن ابی شیبہؒ۔ ان میں امام احمد بن حنبلؒ سب سے بڑے فقیہ تھے۔

(الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم الرازی: ۲۹۳/۱، وسندہ صحیح)

امام ابوزرعہ رازیؒ نے فرمایا:

مارايت أحداً أجمع من أحمد بن حنبل و مارايت اكمل منه اجتمع فيه زهد و فضل و فقه و اشياء كثيرة

میں نے احمد بن حنبلؒ سے زیادہ (صفات کا) جامع اور مکمل کوئی نہیں دیکھا۔ان میں زہد، فضیلت، فقہ اور بہت سی چیزیں (خوبیاں) جمع ہوگئی تھیں۔

(الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم الرازی: ۲۹۴/۱، وسندہ صحیح)

عمرو بن محمد بن بکیر الناقدؒ نے فرمایا:

اذا واقفني احمد بن حنبل على حديث فلا ابالي من خالفني

اگر کسی حدیث پر احمد بن حنبلؒ میری موافقت کردیں تو مجھے کسی دوسرے کی مخالفت کی پروا نہیں ۔

(الجرح والتعدیل لابن أبي حاتم الرازی: ۲۹۶/۱، وسندہ صحیح)

امام یحیی بن معینؒ نے فرمایا:

مارايت مثل احمد بن حنبل ، صحبناة خمسين سنة ، ما افتخر علينا بشيئ مما كان فيه من الصلاح والخير

میں نے احمد بن حنبلؒ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ہم نے پچاس سال اُن کی مصاحبت اختیار کی ہے ان میں جو نیکی اور خیر تھی اس کا انھوں نے ہم پر کبھی فخر نہیں کیا۔

(حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیا ولابی نعیم الاصبانی: ۱۸۱/۹، وسندہ صحیح)

محدث دورقیؒ فرماتے ہیں:

من سمعتموه يذكر احمد بن حنبل بسوء فاتهموه على الاسلام

گر تم کسی شخص کو امام احمد بن حنبلؒ کی برائی کرتا ہوا سنو، اس شخص کے اسلام پر تہمت لگاؤ۔"

(مناقب الامام احمد لابن الجوزی: ۴۹۴، ۴۹۵، وسندہ صحیح)

فضائل علی رضی اللہ عنہ و اہلبیت رضی اللہ عنہم

ہم نے بہت اختصار سے صرف 54 احادیث فضائل علیؓ واہلبیت "کتاب فضائل صحابہ" سے منتخب کیں ہیں۔ جبکہ مسند ابن حنبل، مسند اہلبیت اور ان کی دیگر کُتب میں فضائل علیؓ واہلبیت پر پانچ سو سے زیادہ احادیث مذکور ہیں۔ مذکورہ

کُتب میں امام احمد بن حنبل نے حضرت علیؓ، حضرت بی بی فاطمہؓ، اور حضرات حسنین کریمینؓ پر فضائل کے باقاعدہ ابواب قائم کیے ہیں۔ جبکہ دوسرے صحابہ کرامؓ پر نسبتاً مختصر احادیث ہیں۔

امام احمد ابن حنبل واسماعیل بن اسحاق فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ کے اصحاب واحباب میں جتنی صحیح اور مستند روایات حضرت علیؓ کے بارے میں وارد ہوئی ہیں۔ اتنی اور کسی کے بارے میں وارد نہیں ہوئیں۔

(استعیاب جلد ۳ صفحہ ۲۱۳، فتح الباری جلد ۷ کا صفحہ ۴۳۴)

اسی طرح مستدرک علی الصحیحین میں محمد بن عبداللہ امام حاکم امام احمد بن حنبل کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ "رسول اللہؐ کے کسی صحابی کے فضائل میں اتنی احادیث بیان نہیں کی گئیں جتنی احادیث حضرت علیؓ کے فضائل کے بارے میں بیان کی گئیں ہیں"۔

(مستدرک علی الصحیحن المترجم محمد شفیق الرحمن قادری جلد نمبر ۴ صفحہ ۲۲۳ شبیر برادرز لاہور)

تصنیفات

۱۔ مسند اہل البیت	۲۔ کتاب التفسیر	۳۔ کتاب العلل
۴۔ کتاب الزہد	۵۔ کتاب الناسخ والمنسوخ	۶۔ کتاب المسائل
۷۔ کتاب الفرائض	۸۔ کتاب الفضائل	9 ۔ کتاب المناسک
۱۰۔ کتاب الایمان	۱۱۔ کتاب طاعۃ الرسول	۱۲ ۔ کتاب الشربۃ
۱۳ ۔ کتاب المسند	۱۴۔ کتاب الرد علی الجہمیۃ	۱۵۔ کتاب التاریخ
۱۶۔ حدیث شعبۃ	۱۷۔ حدیث الشیوخ	۱۸۔ جوابات القرآن
۱۹۔ المقدم والموٴخر فی کتاب اللہ	۲۰۔ کتاب السنتہ	۲۱ - کتاب الصلاۃ وما یلزم فیہا
۲۲۔ قصیدۃ فی الموت والآخرۃ	۲۳ - کتاب الورع والایمان	۲۴۔ جزء فی اصول السنتہ

۲۵ - کتاب الرد علی الزنادقۃ والجہمیۃ ۲۶ - کتاب الوقوف ولوصایا ۲۷۔ باب احکام النساء

۲۸۔ کتاب الترجل ۲۹۔ کتاب الارجاء ۳۰ العقیدۃ

۳۱۔ کتاب اھل الملل والردۃ والزنادقۃ وتارک الصلاۃ والفرائض

۳۲۔ جواب الامام احمد عن سوال فی خلق القرآن

۳۳۔ الثلاث احادیث التی رواھا الامام احمد عن النبی ﷺ فی المنام

۳۴۔ کتاب الفتن

۳۵ اسئلۃ الاحمد بن حنبل عن الرواۃ الثقات والضعفاء

۳۶۔ جزء فیہ احادیث رواھا احمد بن حنبل عن الشافعی

۳۷۔ مسند اھل البیت الاحمد بن حنبل

۳۸ کتاب الاسماء الکنی

وفات حسرت آیات

۱۳ ربیع الاول ۲۴۱ ہجری کو دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ اللھم اغفرلہٗ

بسم الله الرحمٰن الرحیم

اللہ اور رسول ﷺ علیؑ سے محبت کرتے ہیں

الحدیث ۹۴۵

حدثنا عبد الله بن محمد نا عبد الله بن عمر نا یونس بن أرقم قثنا مطیر بن أبي خالد عن ثابت البجلی عن سفينة قال أهدت امرأة من الأنصار الى رسول الله صلى الله عليه وسلم طيرين بين رغيفين فقدمت اليه الطيرين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم ائتنى بأحب خلقك إليك وإلى رسولك ورفع صوته فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من هذا فقال على فقال فافتح له ففتحت فأكل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم من الطيرين حتى فنيا

۹۴۵۔ سیدنا سفینہؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری عورت نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں دو پرندوں کا سالن بنا کر دو روٹیوں سمیت پیش کیا تو آپ ﷺ نے اونچی آواز سے دعا فرمائی: اے اللہ! جو بندہ تجھے اور تیرے رسول کو محبوب ہے، اسے میرے پاس لے آ۔ اتنے میں کسی آدمی نے آواز دی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون؟ بولے: علی، نبی کریم ﷺ کے کہنے پر ان کے لیے دروازہ کھولا گیا تو سیدنا علیؑ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان دو پرندوں کو تناول فرمایا، یہاں تک کہ کچھ باقی نہ رہا۔

بعد از رسول صرف اہلبیت کو ہی وحی الٰہی امت تک پہچانے کا حق ہے

الحدیث ۹۴۶

حدثنا الفضل بن الحباب قثنا محمد بن عبد الله الخزاعی قثنا حماد بن سلمة عن سماك بن حرب عن أنس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث ببراءة مع أبى بكر الى أهل مكة فلما بلغ ذا الحليفة بعث اليه فرده وقال لا يذهب بها إلا رجل من أهل بيتى فبعث عليا

۹۴۶۔ سیدنا انس بن مالکؓ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابو بکرؓ کو سورۃ براٴت (التوبہ) کا اعلان دے کر مکہ والوں کی طرف بھیجا، جب وہ ذوالحلیفہ (جگہ کا نام ہے) پہنچے تو انہیں پیغام بھیجا کہ وہ سورۃ برات سیدنا علیؑ کو دے دیں۔ نیز فرمایا: اس سورۃ کو صرف میرے اہل بیت میں ہی سے کوئی فرد لے کر جائے گا چنانچہ سیدنا علیؑ کو دے کر بھیجا۔

علیؑ کو قتل کرنے والا قوم صالح کی اونٹنی کی کوچیں کاٹنے والے کی طرح بدبخت ہے

الحدیث ۹۵۳

حدثنا عبد الله حدثنى أبى نا وكيع قال حدثنى قتيبة بن قدامة الرؤامى عن أبيه عن الضحاك بن مزاحم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا على تدرى من شر الأولين وقال وكيع مرة عن الضحاك عن على قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم يا على تدرى من أشقى الأولين قلت الله ورسوله أعلم قال عاقر الناقة قال تدرى من شروقال مرة من أشقى الآخرين قلت الله ورسوله أعلم قال قاتلك

۹۵۳۔امام وکیعؒ ضحاک بن مزاحمؒ سیدنا علیؓ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی! کیا آپ جانتے ہیں کہ سابقہ لوگوں میں سب سے بڑا بد بخت کون تھا؟ علیؓ نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں، تو نبیؐ نے فرمایا: جس نے (قوم صالح) کی اونٹنی کی کونچیں کاٹی تھیں۔ کبھی راوی نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: آنے والے لوگوں میں سب سے بد بخت کون ہو گا؟ علیؓ نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں، تو نبیؐ نے فرمایا: اے علی! تمہارا قاتل۔

حدیثِ غدیر خم **من كنت مولاه فعلى مولاه**

الحديث ۹۹۱

حدثنا عبد الله قثنا أبى قثنا بن نمير نا عبد الملك عن أبى عبد الرحيم الكندى عن زاذان أبى عمر قال سمعت عليا فى الرحبة وهو ينشد الناس من شهد رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم غدير خم وهو يقول ما قال فقام ثلاثة عشر رجلا فشهدوا انهم سمعوا رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقول من كنت مولاه فعلى مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه

۹۹۱۔ زاذانؒ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا علیؓ سے ایک وسیع میدان میں سنا، وہ لوگوں کو قسم دے کر کہہ رہے تھے کس نے رسول اللہ ﷺ کو غدیر خم میں دیکھا تھا؟ جب آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، تو تیرہ (۱۳) بندوں نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا: جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کا مولا ہے، اے اللہ علی کے دوست کو اپنا دوست بنا اور علی کے دشمن کو اپنا دشمن بنا۔

جنگ خیبر میں حضرت علیؓ کے ہاتھوں فتح ہوئی

الحديث ۱۰۹۴

حدثنا الفضل بن الحباب، قثنا أبو الوليد الطيالسي، قال: نا عكرمة بن عمار، عن إياس بن سلمة الأكوع، عن أبيه، قال: خرجنا إلى خيبر فكان عَمّي يرتجز وهو يقول

والله لولا اللَّهُ ما اهتدينا

ولا تصدقنا ولا صَلَّيْنَا

ونحن عن فضلك مااستغنينا

فثبت الأقدام إن لاقينا

وأنزلَن سَكِينةً علينا

فقال النبي مَنْ هذا ؟ قالوا ،عامر، قال: غفر الله لك يا عامر، وما استغفر رسول الله الرجل خصه إلا استشهد
فقال عمر: لو ما منعتنا بعامر، فلما قدمنا خيبر خرج مرحب يخطر بسيفه وهويقول

قد علمت خيبر أني مَرْحَبُ

شَاكِي السلاح بَطَلَ مُجَرَّبُ

إذا الحروب أقبَلَتْ تَلهُبُ

فبرز له عامر فقال :

قد علمت خيبر أني عامر

شاكي السلاح بَطَلٌ مُحَاذِر فاختلفا ضربتين فوقع سيف مرحب في ترس عامر وذهب عامر يسفل له، فرجع سيفه على نفسه فقطع أكحله فكانت فيها نفسه، وإذا نفر من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يقولون بطل عمل عامر، بطل عَمَلُ عامر، قتل عامر نفسه، فأتيت النبي الله وأنا أبكي فقلت : يا رسول الله بطل عَمَل عامر ؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من قال هذا قال: قلت: ناس من أصحابك، فقال: كذب من قال ذلك، بل له أجره مرتين، ثم أرسلني رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى علي بن أبي طالب فأتيته وهو أرمد، حتى أتيت به النبي فَبَصق في عَيْنَيْه فبرأ ثم أعطاه الراية وخرج مرحب فقال :

قد علمت خيبر أني مرحب

شاكي السلاح بطل مُجرَّب

إذا الحروب أقبلت تلهب

قال علي:

أنا الذي سَمَّتْني أمي حيدرة

كليت غاباتٍ كريهِ المَنْظَرَة

أوفيهم بالصاع كَيْل السندرة

قال : فضربه، ففلق رأس مرحب فقتله، وكان الفتح على يدي علي .

۱۰۹۴۔سیدنا ایاس بن سلمہؓ نے اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم خیبر کی جانب نکلے تو میرے چچا(عامر)اشعار پڑھ رہے تھے:

اگراللہ کی توفیق نہ ہوتی تو نہ ہدایت پاتے نہ نماز پڑھتے اور نہ صدقہ کرتے۔بے شک باغی (کافر)لوگوں نے ہم پر ظلم کرنا چاہاتو ہم نے اس کا انکار کیا،اے اللہ! ہم تیرے فضل سے مستغنی نہیں ہیں،جنگ کے وقت ہمارے قدموں کو مضبوط کر اور ہم پر سکینہ نازل فرما۔

رسول اللہؐ نے دریافت کیا: یہ کون ہے ؟لوگوں نے کہا: عامر ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عامر ! اللہ تعالیٰ تیری مغفرت فرمائے، جب یہ بات سیدنا عمرؓ کے پاس پہنچی تو انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہؐ ! کاش آپؐ ہمیں مزید عامر (کی خوش آوازی اور شعر وشاعری) سے لطف اندوز ہونے دیتے۔

چنانچہ جب ہم خیبر پہنچے تو مرحب اپنی تلوار کو لہراتے ہوئے آیا اور کہنے لگا:

خیبر مجھے جانتا ہے کہ میں زرہ پوش اور تجربہ کار جنگجو ہوں، جب شیر میری طرف دوڑتا ہے تو میں اس کو بھی نیزہ مارتا ہوں اور کبھی تلوار سے حملہ کرتا ہوں۔

پھر اس کے مقابلے میں سیدنا عامرؓ نکلے:

یقیناً اہل خیبر مجھے جانتے ہیں کہ میں زرہ پوش اور سخت جنگجو پہلوان ہوں۔

چنانچہ دونوں کی ضربوں کے درمیان تصادم ہوا، مرحب نے جب وار کیا تو سیدنا عامرؓ نیچے جھکے تو ان کی تلوار واپس انہیں لگ گئی جس سے ان کی رگ کٹ گئی اور شہید ہوگئے تو کچھ صحابہ کرام نے کہا: عامر نے خودکشی کرکے اپنے اعمال کو برباد کردیا ہے ۔

میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں روتا ہوا آیا اور عرض کیا: یارسول اللہؐ ! عامر کا عمل برباد ہوگیا ہے تو نبی کریمؐ نے فرمایا: کس نے یہ کہا ہے ؟ میں نے کہا: آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے کہا ہے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو یہ کہتا ہے وہ جھوٹ بولتا ہے بلکہ عامر کے لیے دوگنا اجر ہے۔ پھر آپ نے مجھے قاصد بناکر سیدنا علیؓ کے پاس بھیجا، جب میں آیا اس وقت سیدنا علیؓ آشوب چشم میں مبتلا تھے، میں ان کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، پس آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں میں ڈالا تو وہ تندرست ہوگئے اور ان کو جھنڈا دیا تو مرحب نکل کر کہنے لگا:

خیبر مجھے جانتا ہے کہ میں زرہ پوش، تجربہ کار پہلوان اور جنگوں میں آگ بھڑکانے والا ہوں۔

اس کے جواب میں سیدنا علیؓ نے کہا:

میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے اور شیروں کی طرح ہیبت ناک ہوں۔ پھر سیدنا علیؓ نے اس پر وار کیا تو اسکا سر دو ٹکڑے ہوگیا اور مر گیا، فتح آپؓ کے ہاتھوں ہوئی۔

علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا فیصلہ حق ہے

الحديث ١٠٩٥

حدثنا الفضل بن الحباب قثنا إبراهيم بن بشار الرمادى نا سفيان قثنا الأجلح بن عبد الله الكندى عن الشعبي عن عبد الله بن الخليل عن زيد بن أرقم قال أنى على باليمن بثلاثة نفر وقعوا على جارية في طهر واحد فولدت ولدا فادعوه فقال على الأحدهم تطيب به نفسا لهذا قال لا وقال لآخر تطيب به نفسا لهذا قال لا وقال للآخر تطيب به نفسا لهذا قال لا فقال أراكم شركاء متشاكسون إني مقرع بينكم فابكم أصابته القرعة أغرمته ثلثى القيمة والزمته الولد فذكروا ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال ما أجد فيها إلا ما قال على

۱۰۹۵۔سیدنا زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ سیدنا علیؓ کے سامنے یمن میں ایک واقعہ پیش آیا کہ تین آدمیوں نے ایک لونڈی سے ایک ہی طہر میں بدکاری کی، جب بچہ ہوا تو ہر ایک نے دعویٰ کیا، سیدنا علیؓ نے ان میں سے ایک سے فرمایا: تم بخوشی اس بچے کو قبول کروگے ؟۔اس نے کہا: نہیں، پھر دوسرے سے فرمایا: تم بخوشی اس بچے کو قبول کرو گے ؟اس نے کہا: نہیں، پھر تیسرے سے فرمایا: تم بخوشی اس بچے کو قبول کروگے ؟اس نے کہا: نہیں، تو فرمایا: میرا خیال ہے کہ تم تینوں اس میں شریک ہو، میں تمھارے درمیان قرعہ اندازی کرتا ہوں، جس کا نام نکلا، اسے دو تہائی قیمت دینا پڑے گی اور بچہ اس کے حوالہ کیا جائے، لوگوں نے یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچائی تو آپؐ نے فرمایا: میرا بھی یہی خیال ہے جو علیؓ نے فیصلہ کیا ہے۔

علی ابن ابی طالبؓ کو اپنے کسی فیصلے میں کبھی اضطراب نہیں ہوا

الحديث ١٠٩٦

حدثنا عبد الله بن محمد الخراسانى قتنا داود بن عمرو الضبى وأبو الربيع الزهرانى قالا نا شريك عن سماك عن حنش بن المعتمر عن على قال بعثنى رسول الله صلى الله عليه وسلم قاضيا فقلت يا رسول الله اني شاب وتبعثنى الى ذوى اسنان فدعا لى بدعوات هذا لفظ أبى الربيع وزاد داود في حديثه فوضع يده على صدرى وقال ثبتك الله وسددك وفى حديث أبى الربيع فما اختلف على بعد ذلك القضاء

۱۰۹۶۔سیدنا علیؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے اہل یمن کی طرف (قاضی بناکر) بھیجا، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میں ایک نوجوان آدمی ہوں۔آپ میں یہ مجھے ایک ایسی قوم کی طرف قاضی بناکر بھیج رہے ہیں جو عمر میں مجھ سے بڑی ہے (یعنی وہاں ضعیف العمر لوگ ہیں جو کافی سمجھ بوجھ رکھنے والے ہیں) پس آپؐ نے میرے لیے دعا فرمائی، یہ الفاظ ابو ربیعہ کے ہیں، البتہ داؤد راوی کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنا مبارک ہاتھ میرے سینے پر رکھ کر فرمایا: اللہ تیرے دل کو مضبوطی اور استقامت سے نوازے گا۔ابو ربیعہ کی حدیث کے یہ الفاظ ہیں: اس کے بعد مجھے کبھی اپنے کسی فیصلے میں اضطراب نہیں ہوا۔

صحابہ کرام اہل مدینہ میں سب سے افضل سیدنا علیؓ کو سمجھتے تھے

الحديث ١٠٩٧

حدثنا عبد الله قال حدثني جدى : قثنا أبو قطن فثنا شعبة عن أبى إسحاق عن عبد الله بن يزيد عن علقمة عن عبد الله وهو بن مسعود قال كنا نتحدث أن أفضل أهل المدينة على بن أبى طالب .

١٠٩٧۔ سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: ہم اہل مدینہ سب سے افضل سیدنا علیؓ کو سمجھتے تھے۔

علی رضی اللہ عنہ سب سے بڑے عالم اور فقیہ فی الدین تھے

الحديث ١٠٩٨

حدثنا عبد الله نا عثمان بن أبى شيبة نا سفيان عن يحيى عن سعيد قال لم يكن أحد من أصحاب النبى صلى الله عليه وسلم يقول سلونى الا على بن أبى طالب

١٠٩٨۔ سعید سے روایت ہے کہ صحابہ کرام میں سے سوائے سیدنا علیؓ کے کوئی بھی یہ نہیں کہتا تھا کہ مجھ سے پوچھو۔

(یعنی وہ خود بہت بڑے عالم اور فقیہ فی الدین تھے۔)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ذات علم کا ایک بڑا ذخیرہ ہے

الحديث ١٠٩٩

حدثنا عبد الله بن محمد قال حدثنى جدى قثنا حجاج بن محمد قثنا بن جريج قثنا نى كذا أبو حرب بن أبى الأسودعن أبى الأسود قال بن جريج ورجل آخر عن زاذان قالا سئل علي عن نفسه فقال انى أحدث بنعمة ربي كنت والله إذا سألت أعطيت وإذا سكت ابتديت فبين الجوانح منى علم جم

١٠٩٩۔ زاذان سے روایت ہے کہ سیدنا علیؓ سے ان کی اپنی ذات کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں تحدیث نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ (اللہ کا مجھ پر احسان ہے) اللہ کی قسم! جب بھی میں کسی چیز کا سوال کرتا ہوں وہ مجھے مل جاتی ہے اور جب میں خاموش ہوتا ہوں تو وہ خود ہی (بغیر سوال کیے) مجھے عطا فرماتا ہے اور میرے دونوں پہلوؤں کے درمیان علم کا ایک بڑا ذخیرہ ہے۔

سیدنا عمرؓ کو کوئی مشکل پیش آتی تو اس کے حل کے لیے سیدنا علیؓ کی خواہش کرتے

الحديث ١١٠٠

حدثنا عبدالله قثنا عبيد الله القواريرى قال نا مؤمل قثنا ابن عيينة عن يحيى بن سعيد عن سعيد بن المسيب قال عبد كان عمر يتعوذ بالله من معضلة ليس لها أبو حسن

۱۱۰۰۔سعید بن مسیبؒ سے روایت ہے کہ جب سیدنا عمرؓ کو کوئی مشکل پیش آتی تو تعوذ پڑھتے اور ابوالحسن (سیدنا علیؓ) کی خواہش کرتے (یعنی کاش سیدنا علیؓ اس وقت وہاں موجود ہوتے تو وہ اس مسئلے کا حل بیان کرتے)۔

حضرت علیؓ سے محبت رکھنے والا مومن اور بغض رکھنے والا منافق ہے

الحديث ۱۱۰۲

حدثنا عبد الله قثنا أحمد بن عمران الاخنسي قال سمعت محمد بن فضيل قثنا أبو نضر عبد الله بن عبد الرحمن الأنصارى عن مساور الحميرى عن أمه عن أم سلمة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لعلى لا يحبك الا مؤمن ولا يبغضك الا منافق

۱۱۰۲۔سیدہ ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے سنا نبی کریم ﷺ سیدنا علیؓ سے فرمارہے تھے آپ سے محبت نہیں کرے گا مگر مومن اور بغض نہیں رکھے گا مگر منافق۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے محبت کا حکم اللہ نے دیا ہے

الحديث ۱۱۰۳

حدثنا عبد الله قال نا يحيى بن عبد الحميد الحمانى ناشريك عن أبى ربيعة الايادى عن بن بريدة عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرني الله عزوجل بحب أربعة وأخبرنى انه يحبهم انك يا على منهم انك يا على منهم

۱۱۰۳۔سیدنا بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے مجھے چار بندوں سے محبت کرنے کا حکم دیاہے اور مجھے بتایاہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ بھی ان سے محبت کرتاہے، علی! تم ان میں سے ہو علی! تم ان میں سے ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علیؓ مجھ سے ہے، میں علیؓ سے ہوں

الحديث ۱۱۰۴

حدثنا عبد الله قثنا أبو الربيع قثنا جعفر بن سليمان قثنا يزيد الرشك عن مطرف عن عمران بن حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم على منى وانا منه وهو ولى كل مؤمن بعدى

۱۱۰۴۔سیدنا عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علیؓ مجھ سے ہے، میں ان سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مسلمان کے مولا ہیں۔

علیؓ کا دل اللہ نے ایمان کے لیے چن لیا ہے علیؓ سے جھوٹ منسوب کرنے والا جہنمی ہے

الحديث ١١٠٥

حدثنا ، عبد الله بن محمد نا يحيى الحماني ناشريك قثنا منصور ولو ان غير منصور حدثني ما قبلته منه ولقد سألته . فأبى ان يحدثني فلما جرت بيني وبينه المعرفة كان هو الذى دعاني اليه وما سألته عنه ولكن هو ابتدائى به قال حدثني ربعى بن حراش قثنا على بن أبى طالب بالرحبة قال اجتمعت قريش إلى النبي صلى الله عليه وسلم وفهم سهيل بن عمرو فقالوا يا محمد ان قوما لحقوا بك فارددهم علينا فغضب حتى رئى الغضب فى وجهه ثم قال لتنتهن يا معشر قريش أو ليبعثن الله عليكم رجلا. منكم امتحن الله قلبه للايمان يضرب رقابكم على الدين قيل يا رسول الله أبو بكر قال لا قيل فعمر قال لا ولكن خاصف النعل في الحجرة ثم قال على اما انى قد سمعت ا النبى صلى الله عليه وسلم يقول لا تكذبوا على فمن كذب على متعمدا فليلج النار.

۱۱۰۵۔ سیدنا علیؓ نے ایک وسیع میدان میں بیان کیا کہ ایک مرتبہ اہل قریش نبی کریم ﷺ کے پاس جمع ہوئے، ان میں سہیل بن عمرو بھی تھا، وہ نبی کریم ﷺ سے مطالبہ کرتے تھے: اے محمد ﷺ ہماری قوم کے کچھ لوگ (مسلمان ہو کر) تم سے جا ملے ہیں، ان کو ہمیں واپس کر دو۔ یہ سن کر نبی کریم ﷺ کو شدید غصہ آیا کہ غضب کے آثار آپ ؐ کے چہرہ اقدس پر دکھائی دیئے گئے اور فرمایا: قریش کے گروہ باز آجاؤ، ورنہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو تم پر مسلط کرے گا، جس کا دل اللہ نے ایمان کے لیے چن لیا ہے، وہ دین کے بارے میں تمہاری گردنیں مارے گا، کسی نے کہا: یارسول اللہ ﷺ ! کیا وہ سیدنا ابو بکرؓ ہیں؟ فرمایا: نہیں! پھر کہا گیا: کیا وہ سیدنا عمرؓ ہیں، فرمایا: نہیں! تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ وہ حجرے میں جوتوں کو سینے والے ہیں۔ پھر سیدنا علیؓ نے فرمایا: خبردار! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: مجھ پر جھوٹ نہ باندھو کیونکہ جو جان بوجھ کر جھوٹ باندھے، پس وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے۔

دعوتِ ذوالعشیرہ کے موقع پر فرمایا علیؓ ہی میرے بعد میرے وعدوں اور ذمہ داری کو پورا کریں گے۔

الحديث ١١٠٨

حدثنا عبد الله قال نا يحيى بن عبد الحميد الحمانى نا شريك عن الأعمش عن المنهال بن عمروعن عباد بن عبد الله عن على حونا عبد الله نا أبو خيثمة قثنا اسود بن عامر قثنا شريك عن الأعمش عن المنهال بن عمرو عن عمرو عن عباد بن عبد الله الأسدى عن على قال لما نزلت وانذر عشيرتك الاقربين دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم رجالا من أهل بيته أن كان الرجل منهم لاكلا جذعة وان كان شاريا فرقا فقدم إليهم رجلا فأكلوا حتى شبعوا فقال لهم من يضمن عنى دينى ومواعيدى ويكون معى فى الجنة ويكون خليفتى فى أهلى فعرض ذلك على أهل بيته فقال على انا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم على يقضى عنى دينى وينجز مواعيدى ولفظ الحديث للحمانى وبعضه لحديث أبى خيثمة

۱۱۰۸۔ سیدنا علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جب یہ آیت نازل ہوئی (وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) آپ اپنے رشتہ داروں کو (جہنم کی آگ سے) ڈرائیں۔ (سورۃ شعراء آیت نمبر: ۲۱۴)

تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے خاندان کے کچھ لوگوں کو جمع کیا، دریافت کیا: کون میری ذمہ داری ادا کرے گا تا کہ وہ جنت میں میرے ساتھ رہے گا اور میرے گھر کا محافظ بنے گا تمام خاندان کے لوگ خاموش ہوئے تو سیدنا علیؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ (میں یہ کروں گا)۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: علیؓ ہی میری ذمہ داری ادا کرے گا اور میرے وعدوں کو پورا کرے گا۔

رسول خدا ﷺ نے علیؓ کو جنت کے باغ ملنے کی خوشخبری عطا کی

الحديث ۱۱۰۹

حدثنا عبد الله قثنا عبيد الله بن عمر نا حرمى بن عمارة نا الفضل بن عميرة أبو قتيبة القيسى قال حدثنى ميمون الكردى أبو نصير عن أبى عثمان النهدى عن على بن أبى طالب عليه السلام قال كنت أمشى مع النبى صلى الله عليه وسلم فى بعض طرق المدينة فأتينا على حديقة فقلت يا رسول الله ما أحسن هذه الحديقة فقال ما أحسنها ولك فى الجنة أحسن منها ثم أتينا على حديقة أخرى فقلت يا رسول الله ما أحسنها من حديقة فقال لك في الجنة أحسن منها حتى أتينا على سبع حدائق أقول يا رسول الله ما أحسنها ويقول لك في الجنة أحسن منها

۱۱۰۹۔ سیدنا علیؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پیدل جا رہا تھا، مدینے کے کسی راستے پر ہم کسی باغ کے پاس پہنچے تو میں نے کہا: باغ کتنا خوبصورت ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت میں آپ کے لیے اس سے زیادہ خوبصورت باغ ہے، پھر ایک اور باغ کے پاس آئے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کتنا خوبصورت باغ ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت میں آپ کے لیے اس سے زیادہ خوبصورت باغ ہے، یہاں تک کہ ہم اسی طرح سات باغوں کے پاس آئے، میں ہر باغ دیکھ کر وہی بات کرتا تھا اور رسول اللہ ﷺ بھی وہی جواب دیتے رہے کہ تمہارے لیے جنت میں اس سے بھی زیادہ خوبصورت باغ ہے۔

سیدنا علیؓ کا ہمیشہ دین خدا پر کاربند رہنے کا اعلان کیونکہ وہ ہی وارثِ رسول اللہ ﷺ ہیں

الحديث ۱۱۱۰

حدثنا عبد الله بن محمد بن عبد العزيز قثنا أحمد بن منصور وعلى بن مسلم وغيرهما قالوا نا عمرو بن طلحة القناد قثنا أسباط عن سماك عن عكرمة عن بن عباس ان عليا كان يقول فى حياة رسول الله صلى الله عليه

وسلم ان الله عز وجل يقول { اَفَاۡىِٕنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْؕ } والله لا تنقلب على أعقابنا بعد إذ هدانا الله ولئن مات أو قتل لأقاتلن على ما قاتل عليه حتى أموت والله انى لأخوه ووليه وابن عمه ووارثه ومن أحق به منى

۱۱۱۰۔عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ سید نا علیؓ رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ ہی میں یہ آیت تلاوت کرتے:

(اَفَاۡىِٕنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْؕ) کیا اگر ان کا انتقال ہو جائے یا شہید کر دیئے جائیں تو تم ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے۔(آل عمران:۱۴۴)

اللہ کی قسم! ہم کبھی بھی ایڑیوں کے بل نہیں پھریں گے،اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت دے رکھی ہے،اگر آپ ﷺ وفات پاجائیں یا شہید کر دیئے جائیں تو بھی میں لڑوں گا جس چیز کے لیے رسول اللہ ﷺ لڑتے تھے، یہاں تک کہ مجھے موت آجائے،اللہ کی قسم! میں تو نبی کریم ﷺ کا بھائی،دوست،چچازاد اور وارث ہوں پس مجھ سے زیادہ حقدار کون ہو سکتا ہے۔

سیدنا علیؓ کو نبی کریم ﷺ کے غسل کے لیے مقرر کیا گیا

الحديث ۱۱۱۱

حدثنا عبد الله قثنا أبو خيثمة قثنا يعقوب بن إبراهيم قثنا أبى عن بن إسحاق قال حدثنى حسين بن عبد الله عن عكرمة عن ابن عباس قال جعل على يغسل النبى صلى الله عليه وسلم فلم ير منه شيئا مما يرى من الميت وهو يقول بأبى أنت وامى ما أطيبك حيا وميتا

۱۱۱۱۔سیدنا عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ سیدنا علیؓ کو نبی کریم ﷺ کے غسل کے لیے مقرر کیا گیا تو انہیں ایسی کوئی چیز محسوس نہ ہوئی جو میت سے دیکھی جاتی ہے تو انہوں نے فرمایا: آپؐ پر میرے ماں باپ قربان ہوں! آپ ﷺ زندگی میں بھی پاکیزہ تھے،وفات کے بعد بھی۔

حضرت علیؓ کا جبرائیلؑ کے آنے کی آواز اپنے گھر کے اوپر سننا

الحديث ۱۱۱۲

حدثنا عبد الله بن الحسن الحرانى قال نا سويد بن سعيد قثنا عمرو بن ثابت عن أبى إسحاق عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال ذكر عنده على بن أبى طالب فقال إنكم لتذكرون رجلا كان يسمع وطء جبريل فوق بيته

۱۱۱۲۔ سعید بن جبیرؒ سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عباسؓ کے سامنے کسی نے سیدنا علیؓ کا تذکرہ کیا تو فرمانے لگے: کیا تم اس شخص کا تذکرہ کرتے ہو جو جبرائیلؑ کے آنے کی آواز اپنے گھر کے اوپر سے سنتا تھا۔

اللہ نے اہلبیت کو علم و حکمت عطا کیا ہے

الحديث ۱۱۱۳

حدثنا عبد الله بن الحسن قال نا مالك بن سليمان أبو أنس الأنصارى قثنا إسماعيل بن عياش قثنا صفوان بن عمرو عن حميد بن عبد الله بن يزيد المدنى انه ذكر عند النبى صلى الله عليه وسلم قضاء قضى به على بن أبى طالب فأعجب النبى صلى الله عليه وسلم فقال الحمد لله الذى جعل فينا الحكمة أهل البيت

۱۱۱۳۔ عبداللہ بن یزید مدنیؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے سیدنا علیؓ کے فیصلے کا تذکرہ ہوا، وہ نبی کریم ﷺ کو اچھا لگا تو آپؐ نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لیے ہیں، جس نے میرے اہل بیت میں حکمت رکھی ہے۔

قرآن میں سیدنا علیؓ کا تذکرہ صرف اچھائی سے ہوا ہے

الحديث ۱۱۱۴

حدثنا ابراهيم بن شريك الكوفى قثنا زكريا بن يحيى الكسائى قثنا عيمى عن على بن بذيمة عن عكرمة عن بن عباس قال سمعته يقول ليس من آية فى القرآن يا أيها الذين آمنوا إلا وعلى رأسها وأميرها وشريفها ولقد عاتب الله أصحاب محمد فى القرآن وما ذكر عليا إلا بخير

۱۱۱۴۔ عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا: قرآن کی کسی بھی آیت میں، ایمان والوں سے جب اللہ مخاطب ہوتے ہیں تو سیدنا علیؓ ان میں سرفہرست، سب کے سردار اور معزز ہیں، اللہ تعالیٰ نے قرآن میں صحابہ کرام پر عتاب فرمایا ہے مگر سیدنا علیؓ کا تذکرہ صرف اچھائی سے ہوا ہے۔

جنگ میں رسول خدا ﷺ کی سیدنا علیؓ کے لیے دعا

الحديث ۱۱۱۶

حدثنا ابراهيم بن عبد الله البصرى قثنا الضحاك بن مخلد أبو عاصم النبيل عن أبى الجراح قال حدثنى جابر بن صبيح عن أم شراحيل عن أم عطية أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث عليا فى سرية فرأيته رافعا يديه وهو يقول اللهم لا تمتنى حتى تريني عليا

۱۱۱۶۔ سیدہ ام عطیہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علیؓ کی زیر قیادت لشکر بھیجا اور ہاتھ اٹھا کر ان کے لیے دعا فرمائی: اے اللہ! مجھے زندہ رکھنا کہ میں دوبارہ علیؓ کو دیکھ سکوں۔

سب سے بہترین صدیق حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں

الحديث ۱۱۱۷

وفيما كتب إلينا عبد الله بن غنام الكوفى يذكران الحسن بن عبد الرحمٰن بن أبى ليلى المكفوف حدثهم قال أنا عمرو بن جميع البصرى عن محمد بن أبى ليلى عن عيسى بن عبد الرحمٰن عن عبد الرحمٰن بن أبى ليلى عن أبيه أبى ليلى قال قال: رسول الله صلى الله عليه وسلم الصديقون ثلاثة حبيب النجار مؤمن آل ياسين الذى قال يا قوم اتبعوا المرسلين وحزقيل مؤمن آل فرعون الذى قال أتقتلون رجلا أن يقول ربى الله وعلى بن أبى طالب الثالث وهو أفضلهم

۱۱۱۷۔ ابو لیلیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صدیقین تین شخص ہیں، آل یاسین کا مومن حبیب بن موسیٰ نجار جس نے کہا تھا: میری قوم! رسولوں کی پیروی کرو، آل فرعون کا حزقیل نامی مومن آدمی جس نے کہا تھا: کیا تم اس شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو کہ جو کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے اور تیسرے علی بن ابی طالبؓ جو کہ ان سب سے بہتر ہیں۔

حبِ علیؓ پر مرنے والے کا خاتمہ ایمان پر ہو گا

الحديث ۱۱۱۸

حدثنى من سمع بن أبى عوف قثنا سويد بن سعيد قثنا زكريا بن عبد الله الصهبانى عن عبد المؤمن عن أبى المغيرة عن على بن أبى طالب قال طلبنى رسول الله صلى الله عليه وسلم فوجدنى فى حائط نائما فضربنى برجله قال قم فوالله لأرضينك أنت أخى وأبو ولدى تقاتل على سنتى من مات على عهدى فهو فى كنز الله ومن مات على عهدك فقد قضى نحبه ومن مات يحبك بعد موتك ختم الله له بالامن والإيمان ما طلعت شمس أو غربت

۱۱۱۸۔ سیدنا علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تلاش کیا تو مجھے ایک باغ میں سویا ہوا پایا تو مجھے اٹھایا اور فرمایا: اٹھو اللہ کی قسم میں تم سے خوش ہوں کہ تم میرے بھائی ہو، میرے نواسوں کے باپ ہو، میری سنت کے لیے لڑتے ہو، جو شخص بھی میرے وعدوں پر مرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں ہو گا اور اے علی! جو شخص تیرے وعدے پر مرتا ہے تحقیق اس نے اپنا مقصد پا لیا اور جو تمہاری محبت میں مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا خاتمہ ایمان پر کرے گا جن پر اس طرح سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔

علیؑ مجھ سے اور میں علیؑ سے ہوں

الحدیث ۱۱۱۹

فیما کتب إلینا محمد بن عبد الله بن سلیمان مطین یذکر ان علی بن حکیم الأودی حدثہم قثنا خبان بن علی عن محمد بن عبید الله بن أبی رافع عن أبیه عن جده قال لما قتل علی أصحاب الالویة یوم أحد قال جبریل یا رسول الله إن هذه لهی المواساة فقال له النبی صلی الله علیه وسلم انه منی وأنا منه

قال جبریل وأنا منکما یا رسول الله

۱۱۱۹۔ابورافعؓ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ جنگ اُحد میں جب سیدنا علیؓ نے جھنڈے والوں کو قتل کیا تو حضرت جبرائیلؑ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ یہی حقیقی اظہار یکجہتی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں تو سیدنا جبرائیلؑ نے فرمایا: یارسول اللہ ﷺ میں آپ دونوں سے ہوں۔

جنگ احد میں رسولاللہ ﷺ کی حفاظت کرنے پر جبرائیلؑ نے علیؓ پر رشک کیا

الحدیث ۱۱۲۰

وکتب إلینا محمد بن عبد الله یذکر أن سوید بن سعید حدثہم قثنا عمرو بن ثابت عن عبید الله بن أبی رافع عن أبیه عن علی قال لما کان یوم أحد وفر الناس فقلت ما کان النبی صلی الله علیه وسلم لیفر فحملت علی القوم فإذا أنا برسول الله فقال جبریل ان هذه لهی المواساة فقال النبی صلی الله علیه وسلم إنه مني وأنا منه فقال جبریل وأنا منکما .

۱۱۲۰۔سیدنا علیؓ سے روایت ہے کہ اُحد کے دن سارے لوگ بھاگ گئے، میں نے قوم کو ابھارا تو اچانک رسول اللہ ﷺ سے میرا سامنا ہوا۔ حضرت ناجبرائیلؑ نے کہا: یہی حقیقی دوستی ہے۔آپؐ نے ارشاد فرمایا: یہ مجھ سے ہے میں اس سے ہوں۔جبرائیلؑ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میں آپ دونوں سے ہوں۔

علی ؓ سے محبت کرنے والا ہی حقیقت میں کامل نیک بخت و سعادت مند ہے

الحدیث ۱۱۲۱

وکتب إلینا أبو جعفر الحضرمی قثنا جندل بن والق قال نا محمد بن عمر عن عباد الکلبی عن جعفر بن محمد عن أبیه عن علی بن حسین عن فاطمة الصغری عن حسین بن علی عن أمه فاطمة ابنة محمد صلی الله علیه وسلم قالت خرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم عشیة عرفة فقال ان الله عز وجل. باهی بکم وغفر لکم عامة ولعلی خاصة وإنی رسول الله إلیکم غیر محاب بقرابتی إن السعید کل السعید حق السعید من أحب علیا فی حیاته وبعد موته

۱۱۲۱۔ سیدہ فاطمہؓ سے روایت ہے کہ عرفہ کی رات رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ آج کے دن تم پر فخر کرتا ہے، تم سب کو بخش دیا ہے اور علیؓ کو خاص طور پر بخش دیا ہے، میں تمہارے لیے اللہ کا رسول ہوں، قرابت داری کے علاوہ بھی تمہیں محبوب ہوں، یقیناً نیک بخت، کامل نیک بخت اور حقیقی سعادت مند وہ شخص ہے جو زندگی اور موت کے بعد بھی محب علیؓ (علیؓ سے محبت کرنے والا) ہو۔

جنگ خیبر میں رسول اللہؐ نے علم (جھنڈا) علیؓ کو عطا کر کے سب کو سمجھایا کہ یہی اللہ اور اس کے رسولؐ کے محبوب ہیں

الحدیث ۱۱۲۲

حدثنا علی بن طیفور قثنا قتیبة بن سعید قثنا یعقوب بن عبد الرحمٰن عن سهیل بن أبی صالح عن أبیه عن أبی هریرة قال قال بعثنی رسول الله صلى الله علیه وسلم یوم خیبر لاعطین الرایة رجلا یحب الله ورسوله یفتح الله علیه فقال عمر بن الخطاب ما أحببت الامارة إلا یومئذ قال فتشارفت لها رجاء أن أدعى قال فدعا رسول الله صلى الله علیه وسلم علی بن أبی طالب فأعطاه إیاها وقال امش ولا تلتفت حتى یفتح الله علیك قال فسار علی شیئا ثم وقف فلم یلتفت فصرخ برسول الله صلى الله علیه وسلم علی ماذا أقاتل الناس قال قاتلهم حتى یشهدوالا إله الا الله وأن محمدا رسول الله فإذا فعلوا ذلك فقد منعوا منك دماءهم وأموالهم إلا بحقها وحسابهم على الله عز وجل

۱۱۲۲۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا: کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول کو محبوب ہے اور اللہ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا۔ سیدنا عمرؓ یہ فرماتے ہیں: میں نے اس دن کے علاوہ کبھی امارت کی تمنا نہیں کی اس دن میں آپؐ کے سامنے اس امید سے آیا کہ آپؐ مجھے بلائیں، مگر رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علیؓ کو بلا کر جھنڈا دیا اور فرمایا: جاؤ لڑو ادھر ادھر التفات نہ کرنا یہاں تک کہ اللہ تمہیں فتح عطا فرمائے تو سیدنا علیؓ تھوڑا سا دور جا کر پھر ٹھہر گئے، انہوں نے ادھر ادھر التفات نہیں کیا اور اونچی آواز دی: یا رسول اللہ ﷺ میں کس بنیاد پر جنگ کروں گا؟ فرمایا: اس وقت تک جنگ کرنا جب تک کہ وہ گواہی دے دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، بلاشبہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں جب وہ ایسا کریں تو پھر انہوں نے مجھ سے اپنی جانوں اور مالوں کو محفوظ کر لیا الا یہ کہ ان پر کسی کا حق ہو اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔

روزِ قیامت آنحضرت ﷺ کا علم "لوائے حمد" حضرت علیؑ کے ہاتھ میں ہو گا

الحدیث ۱۱۲۷

حدثنا محمد بن هشام بن البختری قثنا الحسين بن عبيد الله العجلى قثنا الفضيل بن مرزوق عن عطية العوفى عن أبى سعيد الخدرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أعطيت فى على خمسا هن أحب إلى من الدنيا وما فيها اما واحدة فهو تكاى بين يدى الله عز وجل حتى يفرغ من الحساب وأما الثانية فلواء الحمد بيده آدم عليه السلام ومن ولد تحته وأما الثالثة فواقف على عقر حوضى يسقى من عرف من أمتى وأما الرابعة فساتر عورتي ومسلمى إلى ربي عز وجل وأما الخامسة فلست أخشى عليه أن يرجع زانيا بعد احصان ولا كافرا بعد ايمان

۱۱۲۷۔ سیدنا ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی کے بارے میں مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہیں:

اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس (علیؑ) کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہوں گا یہاں تک کہ لوگوں کا حساب ہو جائے گا۔ (میرا) لوائے حمد (جھنڈا) اس کے ہاتھ میں ہو گا۔ سیدنا آدم اور اولاد آدم اس کے نیچے ہوں گے۔ یہ میرے حوض (کوثر) کے کنارے کھڑے ہوں گے اور میری امت میں سے جسے پہچانیں گے اسے پانی پلائیں گے۔ یہ میری ستر پوشی کرنے والا اور مجھے اللہ عزوجل تک لے جانے والا ہو گا۔ یہ (علیؑ) اسلام کے بعد کافر نہ ہو گا اور نہ ہی پاک دامنی کے بعد بدکاری کرے گا۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے وسیلے سے دعاِ مغفرت کرنا

الحدیث ۱۱۲۹

حدثنا الحسن بن على البصرى قثنا محمد بن يحيى فثنا أبى قثنا الحكم بن ظهيرعن السدى عن أبى صالح قال لما حضرت عبد الله بن عباس الوفاة قال اللهم انى أتقرب إليك بولاية على بن أبى طالب

۱۱۲۹۔ ابو صالحؒ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ موت کے وقت یہ دعا فرما رہے تھے: اے اللہ! مجھے علیؑ کے طفیل اپنی قرابت عطا فرما۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور سیدنا علیؑ کا نور حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت سے بھی پہلے خلق ہوا

الحدیث ۱۱۳۰

حدثنا الحسن قثنا أحمد بن المقدام العجلى قثنا الفضيل بن عياض قثنا ثور بن يزيد عن خالد بن معدان عن زاذان عن سلمان قال سمعت حبيبى رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كنت انا وعلى نورا بين يدى الله عز وجل قبل ان يخلق آدم بأربعة عشر ألف عام فلما خلق الله آدم قسم ذلك النور جزء ين فجزء أنا

وجزء على عليه السلام

۱۱۳۰۔ سیدنا سلمانؓ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے محبوب رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اور علیؓ اللہ تعالیٰ کے سامنے نور تھے، خلقت آدم سے ۱۴ ہزار سال پہلے پس جب آدم کو پیدا کیا گیا تو اللہ نے اسے مذکورہ دو حصوں میں تقسیم کیا ایک حصہ میں دوسرا حصہ علیؓ ہے۔

رسول خدا ﷺ نے سیدنا علیؓ کو مثلِ ہارون و موسیٰ اپنا بھائی قرار دیا

الحديث ١١٣١

حدثنا الحسن قثنا أبو عبد الله الحسين بن راشد الطفاوى والصباح بن عبد الله أبو بشر جار بدل بن المحبر يتقاربان في اللفظ و ويزيد أحدهما على صاحبه قالا نا قيس بن الربيع قثنا سعد الخفاف عن عطية عن محدوج بن زيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم آخى بين المسلمين ثم قال يا على أنت أخى وأنت منى بمنزلة هارون من موسى غير انه لا نبى بعدى أما علمت يا على انه أول من يدعى به يوم القيامة يدعى بى فاقوم عن يمين العرش فى ظله فأكسى حلة خضراء من حلل الجنة ثم يدعى بالنبيين بعضهم على أثر بعض فيقومون سماطين عن يمين العرش ويكسون حللا خضراء من حلل الجنة الا وإنى أخبرك يا على أن أمتى أول الأمم يحاسبون يوم القيامة ثم أبشر أول من يدعى بك لقرابتك منى ومنزلتك عندى ويدفع إليك لوانى وهو لواء الحمد فتسير به بين السماطين آدم عليه السلام وجميع خلق الله يستظلون بظل لوائى يوم القيامة وطوله مسيرة ألف سنة سنانه ياقوتة حمراء قضبه فضة بيضاء زجه درة خضراء له ثلاث ذوائب من نور ذوابة فى المشرق وذوابة فى المغرب والثالثة وسط الدنيا مكتوب عليه ثلاثة أسطر الأول بسم الله الرحمن الرحيم والثانى الحمد لله رب العالمين والثالث لا إله إلا الله محمد رسول الله طول كل سطر ألف سنة وعرضه مسيرة ألف سنة فتسير باللواء والحسن عن يميتك والحسين عن يسارك حتى تقف بينى وبين إبراهيم فى ظل العرش ثم تكمى حلة خضراء من الجنة ثم ينادى مناد من تحت العرش نعم الأب أبوك إبراهيم ونعم الأخ أخوك على أبشر يا على انك تكمى إذا كسيت وتدعى إذا دعيت وتحيا إذا حييت

۱۱۳۱۔ محدوج بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا اور سیدنا علیؓ سے فرمایا: تم میرے بھائی ہو جس طرح ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے بھائی تھے۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، اے علیؓ! کیا تم نہیں جانتے کہ مجھے قیامت کے دن سب سے پہلے بلایا جائے گا، میں عرش کے دائیں طرف سائے میں کھڑا ہو جاؤں گا اور جنتی جوڑوں میں سے سبز لباس مجھے پہنایا جائے گا، پھر باقی نبیوں کو یکے بعد دیگرے بلایا جائے گا، وہ عرش کی دائیں طرف ایک ہی انداز میں کھڑے رہیں گے جنتی لباس میں سے سب کو سبز کپڑے پہنائے جائیں

گے ،اے علیؓ! میں تمہیں بتارہاہوں،سب سے پہلا حساب میری امت سے ہوگا،پھر یہ خوشخبری لوکہ میرا رشتہ دار ہونے اور میرے ہاں تمہاری منزلت کی وجہ سے سب سے پہلے تمہیں بلایا جائے گا،میرا جھنڈا تمہیں دیا جائے گا جس کا نام لوائے حمد ہے، تم دونوں قطاروں کے درمیان سے جاؤ گے۔(سیدنا)آدم(علیہ السلام)اور اولاد آدم اسی میرے جھنڈے کے نیچے سایہ لیں گے، جس کی لمبائی ہزار سال کی مسافت ہے،اس جھنڈے کے دانت سرخ یاقوت کے،اس کا دستہ چاندی کا لوہا موتیوں کا اور اس کی تین نور کی مینڈھیاں ہوں گی،ایک مشرق میں،دوسری مغرب میں اور تیسری دنیا کے درمیان ہوگی۔اس پر تین لکیریں لکھیں ہوں گی(۱)بسم اللہ الرحمٰن الرحیم(۲) الحمد للہ رب العالمین (۳) لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ۔ہر لکیر کی لمبائی اور چوڑائی ہزار سال ہزار سال کے برابر ہوگی تم جھنڈا لے کر چلو گے، دائیں طرف حسن رضی اللہ عنہ اور بائیں طرف حسین رضی اللہ عنہ ہوں گے یہاں تک کہ تم میرے اور(سیدنا) ابراہیم(علیہ السلام)کے درمیان عرش کے سایہ کے نیچے آکر کھڑے ہو جاؤ گے، پھر تمہیں بھی جنتی سبز لباس پہنایا جائے گا پھر عرش کے نیچے سے ایک منادی آواز لگاتے ہوئے کہے گا: ابراہیمؑ! آپ کے اچھے والد اور علیؓ آپؑ کے پیارے بھائی ہیں۔اے علیؓ! تمہیں خوش خبری ہو۔ تمہیں میرے ساتھ لباس پہنایا، میرے ساتھ ہی بلایا اور میرے ساتھ زندہ کیا جائے گا۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی محبت جنت کی ضامن ہے

الحديث ١١٣٢

حدثنا الحسن قثنا الحسن بن على بن راشد نا شريك قثنا الأعمش عن حبيب بن أبى ثابت عن أبى الطفيل عن زيد بن أرقم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أحب ان يستمسك بالقضيب الأحمر الذى غرسه الله عز وجل فى جنة عدن بيمينه فليتمسك بحب على بن أبى طالب

۱۱۳۲۔سیدنا زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص سرخ شاخ کو تھامنا چاہتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے جنت عدن میں اپنے ہاتھوں سے لگایا ہے تو اس کو چاہیے کہ علیؓ کی محبت کو پکڑے رکھے۔

خاندان بنو ہاشم کی اہمیت

الحديث ١١٣٩

حدثنا عبد الله بن سليمان السجستانى نا عباد بن يعقوب نا موسى بن عمير عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جده عن على قال قال النبى صلى الله عليه وسلم يا معشر بنى هاشم والذى بعثنى بالحق لو أخذت بحلقة باب الجنة ما بدأت الا بكم

۱۱۳۹۔ سید نا علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے خاندان بنو ہاشم! اگر میں جنتی دروازوں کی کنڈی پکڑوں تب بھی میں تمھارے علاوہ کسی اور سے شروع نہیں کروں گا۔

جنت کے دروازے پر تحریر ہے محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول اور سید نا علیؓ رسول اللہؐ کے بھائی ہیں

حدثني أحمد بن إسرائيل قثنا محمد بن عثمان قثنا زكريا بن يحيى الكسائى نا يحيى بن سالم نا أشعث ابن عم حسن بن صالح وكان يفضل عليه نا مسعر عن عطية العوفى عن جابر بن عبد الله الأنصارى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : مكتوب على باب الجنة محمد رسول الله على أخو رسول الله قبل ان تخلق السماوات بالفى سنة

۱۱۴۰۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آسمانوں کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل جنت کے دروازے پر یہ لکھا گیا ہے محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول اور سید نا علیؓ رسول اللہ ﷺ کے بھائی ہیں۔

اہل بیت رسول اللہ ﷺ اہل زمین کے لیے امان ہیں

الحديث ١١٤٥

وفيما كتب إلينا أيضا يذكر أن يوسف بن نفيس حدثهم قثنا عبد الملك بن هارون بن عنترة عن أبيه عن جده عن على قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم النجوم أمان لأهل السماء إذا ذهبت النجوم ذهب أهل السماء وأهل بيتى أمان لأهل الأرض فإذا ذهب أهل بيتى ذهب أهل الأرض

۱۱۴۵۔ سید نا علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ستارے آسمان والوں کے لیے امان ہیں، جب ستارے مٹ جائیں گے تو آسمان والے بھی ختم ہو جائیں گے اور میرے اہل بیت زمین والوں کے لیے امان ہیں۔ جب یہ ختم ہو جائیں گے تو زمین والے بھی ختم ہو جائیں گے۔

صحابہ کرام منافقین کو علیؓ سے بغض رکھنے کی وجہ سے پہچان لیتے تھے

الحديث ١١٤٦

حدثنا الهيثم بن خلف قثنا عبد الملك بن عبد ربه أبو إسحاق الطائى نا معاوية بن عمار عن أبى الزبير قال قلت لجابر كيف كان على فيكم قال ذلك من خير البشر ما كنا نعرف المنافقين الا ببغضهم إياه

۱۱۴۶۔ ابو زبیرؓ سے روایت ہے کہ میں نے سید نا جابر بن عبد اللہؓ سے پوچھا کہ آپ (صحابہ کرام) میں سید نا علیؓ کا کیا مقام ہے تو انہوں نے فرمایا: وہ ہم میں خیر البشر تھے، ہم منافقین کو صرف انہی (سید نا علیؓ) سے بغض کی بنا پر پہچانتے تھے۔

علیؓ کی محبت میں غلو اور علیؓ سے بغض رکھنے والے دونوں ہلاک ہوں گے

الحديث ١١٤٧

حدثنا هيثم قال حدثنا الحسن بن حماد سجادة قثنا يحيى بن يعلى عن الحسن بن صالح بن حي وجعفر بن زياد الأحمر عن عطاء بن السائب عن أبى البختري عن علي قال يهلك في رجلان محب مفرط ومبغض مفتري

۱۱۴۷۔ابو بختری سے روایت ہے کہ سیدنا علیؓ نے فرمایا: میرے بارے میں دو طرح کے آدمی ہلاک ہو جائیں گے: محبت میں غلو کرنے والے اور بغض رکھنے والے جھوٹے۔

اہلبیت کی فضیلت کے لیے حدیثِ کساء کا بیان

الحديث ١١٤٩

حدثنا عبد الله بن سليمان قثنا أحمد بن محمد بن عمر الحنفى نا عمر بن يونس نا سليمان بن أبى سليمان الزهرى قال نا يحيى بن أبى كثير قثنا عبد الرحمٰن بن عمر وقال حدثنى شداد بن عبد الله قال سمعت واثلة بن الأسقع وقد جيء برأس الحسين بن على قال فلقيه رجل من أهل الشام فغضب واثلة وقال والله لا أزال أحب عليا وحسنا وحسينا وفاطمة ابدا بعد إذ سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو فى منزل أم سلمة يقول فيهم ما قال قال واثلة رأيتنى ذات يوم وقد جئت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو فى منزل أم سلمة وجاء الحسن فأجلسه على فخذه اليمنى وقبله وجاء الحسين فأجلسه على فخذه اليسرى وقبله ثم جاءت فاطمة فأجلسها بين يديه ثم دعا بعلى فجاء ثم اغدف عليهم كساء خيبريا كأنى انظر إليه ثم قال

إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

فقلت لواثلة ما الرجس قال الشك فى الله عز وجل

۱۱۴۹۔شداد بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے سنا سیدنا واثلہ بن الاسقعؓ کہہ رہے تھے: جب سیدنا حسین بن علیؓ کا سر لایا گیا، تو ایک شامی آدمی ان سے ملے اور انہوں نے غضبناک ہو کر فرمایا: اللہ کی قسم! میں ہمیشہ اس وقت سے سیدنا علیؓ، سیدہ فاطمہؓ، سیدنا حسنؓ اور سیدنا حسینؓ سے محبت کرتا ہوں جب سے میں نے رسول اللہ سے سن رکھا ہے کہ جب آپ ﷺ سیدہ ام سلمہؓ کے گھر بیٹھے تھے اور ارشاد فرما رہے تھے۔ سیدنا واثلہ ہی بیان کرتے ہیں: میں ایک دن آیا، آپؐ سیدہ ام سلمہؓ کے گھر تشریف فرما تھے کہ سیدنا حسنؓ بھی تشریف لائے، آپ ﷺ نے ان کو دائیں ران پر بٹھایا اور بوسہ دیا، پھر سیدنا حسینؓ بھی تشریف لائے آپ نے انہیں بائیں ران پر بٹھایا اور بوسہ دیا، پھر سیدہ فاطمہؓ تشریف لائیں، انہیں اپنے سامنے بٹھایا، پھر سیدنا علیؓ کو بلایا، وہ آئے تو نبی کریم ﷺ نے سب پر ایک خیبری چادر کو ڈال دیا جیسا کہ میں ان کی طرف دیکھ رہا ہوں، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی

(إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا)

شداد بن عبداللہؓ کہتے ہیں: میں نے سیدنا واثلہ بن اسقعؓ سے پوچھا: الرجس کا کیا مطلب ہے تو انہوں نے فرمایا: اللہ عزوجل کے بارے میں شک کرنا۔

الحديث ١١٥٨

وفيما كتب إلينا عبد الله بن غنام أيضا يذكر أن عباد بن يعقوب حدثهم قثنا على بن عابس عن الحارث بن حصيرة عن القاسم قال سمعت رجلا من خثعم يقول سمعت أسماء بنت عميس تقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم أقول كما قال أخي موسى اللهم اجعل لى وزيرا من أهلى علي أخى اشدد به أزرى وأشركه فى أمرى كى نسبحك كثيرا ونذكرك كثيرا انك كنت بنا بصيرا

١١٥٨ سیدہ اسماء بنت عمیسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا: اے اللہ! میں بھی وہی کہتا ہوں جو میرے بھائی موسیٰؑ نے کہا تھا۔ پس اے اللہ! اس میرے بھائی علیؓ کو جو میرے اہل میں سے ہے میرا وزیر بنادے اور ان سے میرا بازو مضبوط کر دے، ان کو میرے ساتھ اس کام میں شریک کر دے، تاکہ ہم تیری بہت زیادہ تسبیح کریں اور ہم تیرا ذکر کثیر کریں کہ بے شک تو ہمیں دیکھ رہا ہے۔

اہلبیت اشرف النسب ہیں اور انبیاء کی نسل میں سے ہیں

الحديث ١١٦٠

وفيما كتب إلينا محمد بن عبيد الله بن سليمان يذكر ان موسى بن زياد حدثهم قثنا يحيى بن يعلى ابن بسام الصيرفى عن الحسن بن عمرو الفقيمي عن رشيدين بن أبى راشد عن حبة وهو العرنى عن على قال نحن النجباء وأفراطنا افراط الأنبياء وحزبنا حزب الله وحزب الفئة الباغية حزب الشيطان ومن سوى بيننا وبين عدونا فليس منا

١١٦٠۔ حبہ عرنی سے روایت ہے کہ سیدنا علیؓ نے فرمایا: ہم شریف النسب ہیں، ہماری نسل انبیا کی نسل ہے، ہمارا گروہ اللہ کا گروہ ہے اور ہمارا مخالف شیطان کا گروہ ہے، جو ہمیں اور ہمارے دشمنوں کو برابر سمجھتا ہے تو وہ بھی ہم میں سے نہیں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؓ کی شکایت کرنے سے منع کیا ہے

الحديث ١١٦١

حدثنا أبو عبد الرحمٰن عبد الله بن أحمد بن حنبل قال حدثنى أبى قثنا يعقوب بن إبراهيم قثنا أبى عن أبى إسحاق قال حدثنى عبد الله بن عبد الرحمٰن بن معاوية وهو أبو طوالة الأنصارى عن سليمان بن محمد بن كعب بن عجرة عن زينب وابن أبى سعيد عن أبى سعيد الخدرى قال شكى على يعنى بن أبى طالب الناس إلى

رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام فينا خطيبا فسمعته يقول أيها الناس لا تشكوا عليا فوالله لهو اخيشن فى ذات الله وفى سبيل الله

۱۱۶۱۔ سیدنا ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے سیدنا علیؓ کی شکایت کی تو رسول اللہ ﷺ نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا: اے لوگو علیؓ کے بارے میں مجھ سے شکایت نہ کرو، یقیناً وہ اللہ کی ذات اور اس کی راہ میں بہت محتاط ہے۔

سیدنا علیؓ کی محبت میں جنت اور بغض میں ہلاکت ہے

الحديث ١١٦٢

حدثنا عبد الله قال حدثنى أبى قثنا سعيد بن محمد الوراق عن على بن حزور قال سمعت أبا مريم الثقفى يقول سمعت عمار بن ياسر يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لعلى يا على طوبى لمن احبك وصدق فيك وويل لمن ابغضك وكذب فيك

۱۱۶۲۔ سیدنا عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علیؓ سے فرمایا: جنت اس شخص کے لیے ہے جو تمہارے ساتھ سچی محبت کرتا ہے اور تمہارے بارے میں سچ بولتا ہے، ہلاکت اس کے لیے ہے جو تمہارے ساتھ بغض رکھتا ہے اور تمہارے بارے میں جھوٹ بولتا ہے۔

جنگ خیبر میں نبی ﷺ کا علم (جھنڈا) بلند کرنے والے علی رضی اللہ عنہ تھے

الحديث ١١٦٣

حدثنا عبد الله قال حدثنى أبى قثنا سيار يعنى بن حاتم قال نا جعفر يعنى بن سليمان قال نا مالك يعنى بن دينار قال سألت سعيد بن جبير قلت يا أبا عبد الله من كان حامل راية رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فنظر الى وقال كأنك رخى البال فغضبت وشكوته الى إخوانه من القراء قلت الا تعجبون من سعيد انى سألته من كان حامل راية رسول الله صلى الله عليه وسلم فنظر الى وقال انك لرخى البال قالوا أرأيت حين تسأله وهو خائف من الحجاج قد لاذ بالبيت كان حاملها على

۱۱۶۳۔ مالک بن دینارؒ سے روایت ہے کہ میں نے سعید بن جبیرؒ سے کہا: اے ابو عبد اللہ! رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے کا اٹھانے والا کون تھا؟ انہوں نے میری طرف دیکھ کر کہا: تم تو آسودہ حال ہو۔ یہ سن کر مجھے بڑا غصہ آیا اور میں نے ان کے قرائے کرام بھائی سے شکایت کرتے ہوئے کہا: تمہیں سعید سے تعجب نہیں ہوتا، میں نے ان سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے کا حامل کون تھا؟ تو انہوں نے کہا: تم تو آسودہ حال ہو؟ تو ان کے قاری بھائیوں نے کہا:

جب تم نے ان سے سوال کیا تھا، تب وہ حجاج کے خوف سے بیت اللہ میں پناہ لیے ہوئے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے کے حامل تو واقعی سیدنا علی رضی اللہ عنہ تھے۔

آنحضرتؐ کے بعد سب سے پہلے سیدنا علیؓ نے خدا کی بندگی کی

الحديث ١١٦٤

حدثنا عبد الله قال حدثنى أبو الجهم الأزرق بن على وداود بن عمرو قالا نا حسان بن إبراهيم قثنا محمد بن سلمة عن أبيه عن حبة قال رأيت عليا ضحك يوما ضحكا لم أره ضحك أكثر منه حتى بدت نواجذه قال بينما انا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وذكر الحديث قال ثم قال اللهم لا اعترف ان عبدا لك من هذه الأمة عبدك قبلى غير نبيك صلى الله عليه وسلم قال فقال ذلك ثلاث مرار ثم قال لقد صليت قبل ان يصلى أحد سبعا .

۱۱۶۴۔ حبہ عرنی سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا علیؓ کو ایک دن ہنستے ہوئے دیکھا، میں نے اس سے زیادہ ان کو کبھی اتنا ہنستے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ ان کے دانت واضح ہو گئے، انہوں (سیدنا علیؓ) نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا پھر باقی حدیث بیان کرنے کے بعد یہ دعا فرمائی: اے اللہ! میں نہیں جانتا کہ نبی کریم ﷺ کے علاوہ کسی انسان نے مجھ سے پہلے تیری بندگی کا اقرار کیا ہو، انہوں نے یہ تین مرتبہ کہا پھر فرمایا: میں نے سات سال پہلے نماز پڑھی جس وقت کوئی بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز نہیں پڑھتا تھا۔

رسول اللہؐ نے سیدنا علیؓ کو اپنا وزیر بنانے کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کی

حدیث غدیر

الحديث ١١٦٧

حدثنا عبد الله قال حدثنى أبى، قثنا حُسَيْن بن محمد، وأبو نعيم، قالا : نا فِطر، عن أبى الطفيل، قال: جمع على الناس فى الرحبة، ثم قال : أنشد بالله كل امرىء مُسلم سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يومَ غَدِيْر خُم ما سمع، لما قام فقام ثلاثون من الناس، قال أبو نعيم : فقام أناس كثير، فشهدوا حين قال للناس: أتعلمون إنى أولى بالمؤمنين من أنفسهم قالوا: نعم يا رسول الله ، من قال كُنت مولاه فهذا ، مولاه اللهم وال من والاه وعاد:منعاداه .

۱۱۶۷۔ابو طفیلؓ سے روایت ہے کہ سیدنا علیؓ نے ایک وسیع میدان میں لوگوں کو جمع کیا، فرمایا: میں ہر اس مسلمان آدمی سے قسم لے کر پوچھتا ہوں کہ جس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا کہ جو کچھ آپ ﷺ غدیر خم کے مقام پر فرمارہے تھے؟ تو تیس آدمی کھڑے ہوئے۔ابو نعیم کہتے ہیں: کئی لوگوں نے گواہی دی، جب لوگوں سے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں مومنین کو ان کی جان سے زیادہ عزیز ہوں تو لوگوں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے فرمایا تھا جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کا مولا ہے اے اللہ علی کے دوست کو تو بھی اپنا دوست بنا اور علی کے دشمن کو اپنا دشمن بنا۔

ہلاکت ہے ان لوگوں کے لیے جو سیدنا علیؓ کی شان میں گستاخی کرتے ہیں

الحديث ١١٦٨

حدثنا عبد الله ، قال : حدثني أبي، قثنا يحيى بن حماد، قثنايحيى بن قثنا أبو عوانة، قثنا أبو بَلَج ، قثنا عَمْرو بن ميمون، قال: إني لجالس إلى ابن عباس إذ أتاه تسعة رَهْط قالوا: يا أبا عباس إما أن تقوم معنا وإما أن تخلو بنا عن هؤلاء ، قال : فقال ابن عباس : بل أنا أقوم معكم، قال: وهو يومئذ صحيح قبل أن يَعْمَى، قال: فابتدأوا فتحدثوا فلا ندرى ما قالوا :قال فجاء ينفُضُ ثوبه، ويقول : أف وتُف وقعوا في رجل له عشر وقعوا في رجل قال له النبي صلى الله عليه وسلم : لأبعثن رجلاً لا يخزيه الله أبداً يحب الله ورسوله. قال: فاستشرف لها من استشرف، قال: أين على قالوا : هو في الرحى يَطْحَن، قال: وما كان أحدكم يطحن ؟ قال : فجاء وهو أرمد لا يكاد أن يُبْصِر، قال: فنفث في عينه ثم هز الراية ثلاثاً، فأعطاها إياه، فجاء بصفية بنت حيى ، قال :ثم بَعَثَ فلاناً بسورة التوبة فبعث علياً خلفه، فأخذها منه، وقال : لا يذهب بها إلا رجل مني وأنا منه قال : وقال لبني عمه : أيكم يواليني في الدنيا والآخرة قال وعلى جالس معهم، فقال على: أنا أواليك في الدنيا والآخرة قال : فبركه ثم أقبل على رجل رجل منهم، فقال: أيكم يواليني في الدنيا والآخرة، فأبوا، قال: فقال: أنت وليي في الدنيا والآخرة، قال: وكان أول من آمن من الناس بعد خديجة، وأخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم ثوبه فوضعه على على وفاطمة وحسن وحسين فقال : إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ، قال : وشَرى على بنفسه لبس ثوب النبي صلى الله عليه وسلم ثم نام مكانه، قال : وكان المشركون يرمون رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فجاء أبو بكر وعلى نائم، قال: وأبو بكر يَحْسَبُ أنه نبى الله قال فقال يا نبى الله قال فقال على: إن نبى الله قد انطلق نحو بئر ميمون فأذركه قال فانطلق أبو بكر، فدخل معه الغار، قال: وجعل على يُرمى بالحجارة، كما كان يُرمى نبى الله وهو يتضور قد لف رأسه في الثوب لا يخرجه حتى أصبَحَ، ثم كشف عن رأسه، فقالوا : إنك للنيم، كان صاحبك نرميه فلا يتضوّر وأنت تَضَور، وقد استنكرنا ذلك، قال:

وخرج بالناس فى غزوة تبوك، قال : فقال له على: أخرج معك قال له نبي الله صلى الله عليه وسلم : لا، فبكى علي، فقال له أما ترضي أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى إلا إنك ليس نبى إنه لا ينبغى أن أذهب إلا وأنت خليفتى، قال: وقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم: أنت ولى كل مؤمن بعدى ومؤمنة، قال: وسد أبواب المسجد غير باب على قال فيدخل المسجد جُنُباً وهو طريقه ليس له طريق غيره، قال : وقال : من كنت مولاه فإن مولاه على، قال : وأخبرنا الله فى القرآن أنه قد رضى عنهم عن أصحاب الشجرة، فعلم ما فى قلوبهم هل حدثنا أنه سخط عليهم بعد قال : وقال نبي الله صلى الله عليه وسلم لعمر، حين قال : ائذن لى فاضرب عنقه ، قال : وكُنتَ فاعلاً. وما يدريك لعل الله عز وجل قد اطلع على أهل بدر، فقال : اعملوا ما . شتم .

۱۱۶۸۔ عمرو بن میمونؒ سے روایت ہے کہ میں سیدنا عبداللہ بن عباسؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، نو آدمیوں کا گروہ (حدیث میں رھط کا لفظ بیان کیا گیا ہے جو تین سے دس آدمیوں کے اس گروہ پر بولا جاتا ہے کہ جس میں کوئی بھی عورت نہ ہو) آکر کہنے لگے: اے ابن عباس! یا تو آپ ہمارے ساتھ باہر آجائیں یا پھر ان لوگوں سے الگ ہو جائیں، (یعنی ہم آپ سے اکیلے میں کچھ گفتگو کرنا چاہتے ہیں) سیدنا عبداللہ بن عباسؓ نے ان سے فرمایا: نہیں! بلکہ میں ہی تمہارے ساتھ باہر جاتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ ان دنوں وہ ابھی تک قوت بصارت سے محروم نہیں ہوئے تھے (راوی یہ اس لیے وضاحت کر رہے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عباسؓ کی عمر کے آخری حصے میں قوت بصارت ختم ہو گئی تھی) پھر انہوں نے اپنی گفتگو کو شروع کیا لیکن ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے کیا گفتگو کی، کچھ دیر بعد سیدنا عبداللہ بن عباسؓ اپنے کپڑوں کو جھاڑتے ہوئے لوٹ آئے اور کہہ رہے تھے: ہلاکت ہے، ہلاکت ان لوگوں کے لیے جو ایسے شخص کے بارے میں زبان درازی کرتے ہیں جن کی دس یہ صفات ہیں۔ (ان لوگوں نے سیدنا علیؓ کی گستاخی کی تھی)

۱۔ جن کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے (خیبر کے موقع پر فرمایا تھا: میں اس آدمی کو بھیجوں گا جس کو اللہ بھی رسوا نہیں کرے گا، اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں، اس لیے ہر آدمی آگے آگے بڑھ رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: علی کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: وہ گندم پیس رہے ہیں، آپؐ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا نہ تھا جو یہ کام کرتا؟ پھر سیدنا علیؓ تشریف لائے، ان کی آنکھوں میں تکلیف تھی، دیکھ نہیں سکتے تھے، آپ ﷺ نے ان کی آنکھ میں پھونک ماری، تین مرتبہ جھنڈے کو لہرا کر ان کو عطا کر دیا، پس وہ فتح کر کے صفیہ بنت حیی کو لائے۔

۲۔ ایک دفعہ ایک شخص کو آپ ﷺ نے سورۃ التوبہ کی آیات دے کر بھیجا، پھر سیدنا علی المرتضیٰؓ کو ان کے پیچھے بھیجا چنانچہ انہوں نے اس سے اس سورۃ کو واپس لے لیا، پس آپ ﷺ نے فرمایا: اس سورۃ کو صرف وہی شخص

لے کر جائے گا جو مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔

۳۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے اپنے چچا کی اولاد سے پوچھا: دنیا اور آخرت میں تم میں سے کون میرا دوست اور مددگار بنے گا؟ سیدنا علیؓ ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے عرض کیا: میں آپ ﷺ کا دنیا و آخرت میں دوست اور مددگار بننا چاہتا ہوں۔ تو آپ نے ان کے لیے برکت کی دعا فرمائی، پھر ہر ایک شخص کے پاس جا کر کہا: دنیا اور آخرت میں تم میں سے کون میرا دوست اور مددگار بنے گا؟ سب نے انکار کیا، راوی کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا علیؓ سے فرمایا: تم میرے دنیا و آخرت میں دوست ہو۔

۴۔ وہ (سیدنا علی المرتضیٰؓ) پہلے شخص ہیں جو سیدہ خدیجہؓ کے بعد اسلام لائے۔

۵۔ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ سیدنا حسنؓ، سیدنا حسینؓ سیدنا علیؓ اور سیدہ فاطمہ ؓ کو بلایا، ان کو اپنی چادر میں لپیٹ کر یہ آیت تلاوت فرمائی: (إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا) ترجمہ: (اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کے اہل بیت تم سے گندگی کو دور کر دے اور تمہیں خوب پاک کر دے جیسا کہ پاک کرنے کا حق ہے)۔ (سورۃ الاحزاب ۳۳)

۶۔ (سیدنا علیؓ) نے (ہجرت کی رات) اپنی ذات کو نبی کریم ﷺ پر قربان کیا تھا کہ ان کی چارپائی پر سوئے رہے (یہاں تک کہ مشرکین نے ان پر پتھراؤ کیا جیسا کہ وہ نبی کریم ﷺ کو پتھر مارتے تھے۔ اس وقت سیدنا ابو بکرؓ آئے سیدنا علیؓ اس وقت آرام فرما رہے تھے، انہوں نے بھی سیدنا علیؓ کو نبی کریم ﷺ خیال کر کے عرض کیا: اے اللہ کے نبیؐ! سیدنا علیؓ نے کہا: آپ ﷺ میمون کی طرف گئے ہیں (سیدنا ابو بکرؓ سمجھ گئے)، وہاں آپ کو ملیں گے، وہ ان کے پیچھے گئے یہاں تک دونوں غار میں داخل ہوئے۔ کفار سیدنا علیؓ پر پتھراؤ کرنے لگے جیسا کہ وہ نبی کریم ﷺ کو پتھر مارتے تھے، انہوں نے اپنا سر لحاف میں چھپائے رکھا یہاں تک کہ صبح ہو گئی پھر جب سر باہر نکالا تو مشرکین کہنے لگے: تم رسوا ہو جاؤ ہم تو تمہارے صاحب پر جب پتھراؤ کیا کرتے تھے تو وہ تکلیف کی وجہ سے بے چین نہیں ہوتے تھے اور تم بھی بے چین نہیں ہو رہے ہمیں بھی اسی بات کا خوف لاحق تھا (کہ یہ چارپائی پر سونے والے سیدنا محمد ﷺ نہیں ہیں)۔

۷۔ جب نبی کریم ﷺ لوگوں کے ساتھ غزوہ تبوک کی جانب روانہ ہونے لگے تو سیدنا علیؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میں بھی آپ کے ساتھ چلوں تو آپ نے فرمایا: نہیں تو وہ رونے لگ گئے پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ میرے ساتھ تمہاری نسبت وہی ہے جو حضرت ہارونؑ کو حضرت موسیٰؑ کے ساتھ تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، آپ کو اپنا نائب بنائے بغیر میرا جانا مناسب نہیں تھا۔ مزید آپؐ نے فرمایا: تم میرے بعد ہر مومن مرد اور مومنہ عورت کے سردار ہو۔

۸۔ ایک مرتبہ سیدنا علیؓ کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا تھا: سوائے علی کے مسجد کی طرف کھلنے والے تمام دروازوں کو بند کر دو۔ (سیدنا عبداللہ بن عباسؓ نے اس گزشتہ بات کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: سیدنا علیؓ کے علاوہ مسجد کی طرف کھلنے والے تمام دروازوں کو اس لیے بند کر دیا گیا کہ وہ حالت جنابت میں وہاں سے گزرتے تھے) اس کے علاوہ ان کے لیے کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا۔

۹۔ سیدنا علیؓ کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا تھا: جس کا میں مولیٰ ہوں تو علیؓ بھی اس کے مولیٰ ہیں۔

۱۰۔ سیدنا عبداللہ بن عباسؓ نے مزید فرمایا: قرآن میں اللہ تعالی نے اس بات کی خبر دی ہے کہ وہ (اللہ) درخت والوں سے راضی ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کے راز جانتا تھا لیکن یہ ہمیں نہیں بتایا کہ اس رضامندی کے بعد ناراض بھی ہوا ہے (یعنی ایک بار راضی ہونے کے بعد پھر اللہ ناراض نہیں ہوا) حالانکہ نبی کریم ﷺ سے سیدنا عمر فاروقؓ نے عرض کیا تھا: یارسول اللہ ﷺ مجھے اجازت دیں کہ میں حاطب بن ابی بلتعہ کی گردن اڑا دوں تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا: تم ایسا کرنا چاہتے ہو؟ کیا تمہیں یہ معلوم نہیں ہے کہ اللہ رب العزت نے اہل بدر کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ آج کے بعد تم جو بھی اعمال کرو تم کو بخش دیا گیا ہے۔

دعوتِ ذوالعشیرہ پر آنحضرتؐ نے علیؓ کو اپنا بھائی، دوست، نائب اور وارث قرار دیا

الحديث ١٢٢٠

حدثنا عبد الله قال حدثني أبي، نا عفان، نا أبو عوانة، عن عثمان بن المُغِيرة، عن أبي صادق عن ربيعة بن ناجذ، عن علي، قال: جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم أو دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بني عبد المطلب فيهم رَهْط كلهم يأخذ الجذعة ويشرب الفرق، قال: فصنع لهم مداً طعام فأكلوا حتى شبعوا ، قال : وبَقِي الطعامُ كما هو كأنه لم يُمس ثم دعا بغمر فشربوا حتى رووا وبَقِي الشراب كأنه لم يُمس أو لم يُشْرَبْ، فقال: يا بني عبد المطلب إني بعثت إليكم خاصة وإلى الناس عامة، وقد رأيتم من هذه الآية ما رأيتم فأيكم

يبايعني على أن يكون أخي وصاحبي قال: فلم يقم إليه أحد قال : فقمت وكنت أصغر القوم، قال: فقال: اجلس ثم قال ثلاث مرات : كل ذلك أقوم إليه، فيقول لي: اجلس حتى كان في الثالثة ضرب بيده على يدي

۱۲۲۰۔ ربیعہ بن ناجذؒ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے سیدنا علیؓ سے عرض کیا: امیر المومنین! آپ اپنے چچاؤں کی بجائے اپنے چچازاد (نبی کریم ﷺ) کے وارث کیسے بنے؟ تو آپؓ نے فرمایا: رسول ﷺ نے بنو عبد المطلب کو جمع کیا (راوی نے الفاظ بیان کئے کہ) یا بنو عبد المطلب کی اولاد کو بلایا پس ان سب کے لیے آپ ﷺ نے ایک مد طعام کا کھانا تیار کیا۔ سب نے پیٹ بھر کر کھایا مگر کھانا ابھی تک اتنا ہی موجود تھا جتنا کہ پکایا گیا تھا جیسا کہ اس کو کسی نے چھوا تک نہیں، پھر آپ ﷺ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا سب نے سیر ہو کر پیا تو پانی بھی اسی طرح بچ گیا جیسا کہ اس کو کسی نے ہاتھ تک نہیں لگایا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنی عبد المطلب! میں خاص طور پر تمہاری طرف اور عام طور پر باقی لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں البتہ تم نے جو میرے (کھانے اور پانی کے حوالے سے) معجزے کو دیکھنا تھا وہ تم دیکھ چکے ہو پھر پوچھا تم میں سے کون اس بات پر میری بیعت کرنا چاہتا ہے کہ جو میرا بھائی، میرا دوست، میرا وارث اور میرا نائب ہو۔ خاندان کے لوگوں میں سے کوئی بھی آپ ﷺ کے لیے کھڑا نہ ہوا تو سیدنا علیؓ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں (یہ کروں گا)۔ حالانکہ میں ان لوگوں میں سب سے چھوٹا تھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: علی! بیٹھ جاؤ،

آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ کلمات دہرائے میں ہر بار آپ ﷺ کی دعوت پر کھڑا ہوتا رہا اس پر آپ ﷺ مجھے فرماتے رہے کہ بیٹھ جاؤ جب تیسری مرتبہ ایسا ہوا تو نبی کریم ﷺ نے میرے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال دیئے۔

آنحضرتؐ کا شہادتِ امام حسینؓ کی پیشنگوئی اور گریہ کرنا

الحديث ١٣٨٠

حدثنا عبد الله قال : حدثني أبي، نا عبد الرحمن، نا حماد بن سلمة، عن عمار هو ابن أبي عمار عن ابن عباس، قال: رأيتُ النبي صلى الله عليه وسلم في المنام بنصف النهار أشعث أغبر، معه قارورة فيها دم يلتقطه، أويتتبع فيها شيئاً قلت : يا رسول الله ما هذا قال: دم الحسين وأصحابه لم أزل أتتبعه منذ اليوم قال عمار: فحفظنا ذلك فوجدناه قتل ذلك اليوم عليه السلام ـ

۱۳۸۰۔ سیدنا عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ دن کے وقت پراگندہ بالوں میں ایک بوتل اٹھائے ہوئے تھے اس میں خون تھا یا اس کی مثل کوئی دوسری چیز تھی میں نے عرض کیا: یا

رسول اللہؐ! یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حسینؓ اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے۔ تو میں نے ہمیشہ اس وقت سے اس دن کو یاد رکھا۔ عمارؒ کہتے ہیں کہ پھر ہم نے بھی (ابن عباسؓ کے بتائے ہوئے) اس دن کو یاد رکھا یہاں تک کہ ہم کو معلوم ہو گیا کہ سیدنا حسینؓ کو اسی دن شہید کیا گیا تھا۔

میرے بعد قرآن اور اہلبیت کی جانشینی کو نہیں چھوڑنا

الحديث ١٣٨٣

حدثنا عبد الله قال : حدثني أبي، نا أبو النضر، نا محمد يعني ابن طلحة عن الأعمش، عن عطية العوفي، عن أبي سعيد الخدري، أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: إني أوشك أن أُدعى فأُجِيب وإني تارك فيكم الثقلين كتاب الله وعترتي أهل بيتي، وإن اللطيف الخبير أخبرني أنهما لن يتفرقا حتى يردا علي الحوض، فانظروا بما تخلفوني فيهما.

۱۳۸۳۔ سیدنا ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب مجھے بلاوا آجائے گا تو میں اسے قبول کرلوں گا، چنانچہ میں تم میں دو چیزوں کو چھوڑ کر جا رہا ہوں، ایک کتاب اللہ اور دوسرے میرے اہل بیت ہیں اور لطیف وخبیر (ذات) نے مجھے اس بات کی خبر دی ہے کہ یہ دونوں ہر گز الگ نہ ہوں گی یہاں تک کہ دونوں حوض کوثر پر آئیں گی، دیکھو کہ تم ان دونوں کے بارے میں میری کیسی جانشینی نبھاتے ہو۔

حضرات امام حسنؓ و حسینؓ جنت میں جوانوں کے سردار ہیں

الحديث ١٣٨٤

حدثنا عبد الله قال : حدثني أبي قثنا محمد بن عبد الله الزبيري نا يزيد بن ،مردانبه نا ابن أبي نعم، عن أبي سعيد الخدري قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة ۔

۱۳۸۴ سیدنا ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسنؓ اور حسینؓ جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

امام حسنؓ کا بوسہ لینا گویا نبیؐ کا بوسہ لینا ہے

الحديث ١٣٨٦

حدثنا إبراهيم بن عبد الله أبو مسلم البصري، نا أبو عاصم وهو الضحاك بن مخلد، عن ابن عون، عن عُمير بن إسحاق أن أبا هريرة لقي الحسن يعني ابنَ عَلِيّ فقال : ارفع ثوبك حتى أقبل منك حيث رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبل فرفع عن بطنه فوضع فمه على سرته

۱۳۸۶- عمیر بن اسحاقؒ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوہریرہؓ سیدنا حسنؑ کو ملے تو ان (سیدنا حسنؑ) سے سیدنا ابوہریرہؓ نے کہا: آپ اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھایئے تاکہ میں وہاں آپ کو بوسہ دوں جہاں میں نے رسول اللہ ﷺ کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے تو انہوں نے اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھایا تو سیدنا ابوہریرہؓ نے ان کو ناف پر بوسہ دیا۔

میرے اہلبیت کی مثال کشتی نوح کی طرح ہے

الحديث ١٤٠٢

حدثنا العباس بن إبراهيم نا محمد بن إسماعيل الأحمسي، نا مفضل بن صالح عن أبي إسحاق، عن حنش الكناني، قال : سمعت أبا ذر يقول : وهو آخذ بباب الكعبة: من عرفني فأنا من قد عرفني ومن أنكرني فأنا أبو ذر سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول : ألا إن مثل أهل بيتي فيكم مثل سفينة نوح من ركبها نجا ومن تخلف عنها هلك

۱۴۰۲۔ سیدنا ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے اہل بیت کی مثال نوحؑ کی کشتی کی مثل ہے جو بھی اس پر سوار ہوا نجات پا گیا اور جو بھی پیچھے رہا وہ ہلاک ہو گیا۔

قرآن اور اہلبیت رسولؐ کے دو خلیفہ ہیں

الحديث ١٤٠٣

حدثنا أبو عمرو محمد بن محمود الأصبهاني جارُ أبي بكر بن أبي داود، نا علي بن خُشْرم ،المروزي، نا الفضل، عن شريك هو ابن عبد الله يعني عن الركين عن القاسم بن حسان، عن زيد بن ثابت، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : إني قد تركت فيكم خليفتين كتاب الله وعترتي أهل بيتي وإنهما يردان علي الحوض.

۱۴۰۳۔ سیدنا زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم میں دو خلفاء چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ایک قرآن اور دوسرا میرے اہل بیت! یہ دونوں حوض کوثر پر میرے پاس پیش ہوں گی۔